عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

# تربیہ

پندرہ روزہ

1 اکتوبر تا 15 اکتوبر

A fortnightly e-Mag for lifelong learning & holistic development

1 اکتوبر تا 15اکتوبر ربیع الاول 1444ھ


USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

# صدق وامانت

صدق یعنی راست گوئی اور امانت یعنی دیانت داری ایسی اعلیٰ اخلاقی صفات ہیں جن پر قول و عمل کی درستی کا انحصار ہے۔ صدق کے معنی ہیں حق اور حقیقت کے مطابق بات کرنا اورامانت کے معنی ہیں جو چیز دوسرے کی ہو اس کو دوسرے کی ہی سمجھ کر ان کی حدود میں استعمال کرنااور جو حق آدمی پر آتا ہو اس حق کو ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں صدق اور امانت کااحساس اور پسندیدگی رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے" مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہد کی پاسداری کرتے ہیں"سورہ المومنون 8

حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ شاید ہی کوئی ایسا خطبہ ہو جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کا پاس نہیں اس کا دین نہیں۔ مشکوۃ

صدق اورسچائی حقیقت کو ماننے اور ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ ایمان کائنات کی سب سے بڑی حقیقت اللہ ہی کے حقیقی معبود ہونے کو جاننا اور ماننا ہے۔مومن سچ کی تصدیق کرنے والا، سچ کو ظاہر کرنے،سچ پر عمل کرنے اور سچ کو پھیلانے والا ہوتا ہے۔سچائی اور ایمان ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایمان اور امانت کا گہرا تعلق ہے۔یہ دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب امانت اٹھائی جاتی ہے تو پھر ایمان بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھے اور برے کی تمیز دینے کے بعد آزادی دی ہے وہ چاہے تو برائی کرے چاہے تو بھلائی کرے۔ یہ آزادی بہت بڑی ذمہ داری اور یہی امانت ہے۔ امانت داری کا وسیع مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جوصفات،صلاحیتیں،عقل وجسم عطا کئے ہیں یہ سب کے سب اس کے پاس اللہ کی امانت ہیں۔ان سب کو اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ امانت احساسِ ذمہ داری اور جوابدہی کا نام ہے۔

سیرت کی کتب میں حضور اکرم ﷺ کے پیکر صدق وامانت ہونے کی بے شمار مثالیں موجودہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص آپؐ کی زبان سے جو کچھ سنتے اسے لکھ لیا کرتے تھے۔ بعض اصحاب نے ان سے کہا کہ تم ہر بات لکھتے جاتے ہو حالانکہ آپؐ کبھی غصے کی حالت میں بھی کوئی بات فرما دیتے ہیں۔ اس پر انہوں نے لکھنا چھوڑ دیا اور اس بات کا ذکر حضور اکرم ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا "تم لکھے جاؤ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری زبان سے کبھی کوئی بات حق کے سوا نہیں نکلی ہے" مسند احمد

حضور اکرم ﷺ نے ہم کو صدق و امانت کی بے حد تاکید فرمائی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا" یہ بہت ہی بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات بیان کرو درانحالیکہ وہ تم کواس بیان میں سچا سمجھتا ہو"۔ ابی داؤد

صدق وامانت وہ بنیادی صفات ہیں جن پر انسانی شخصیت کی بنیاد بنتی ہے۔ ان دونوں صفات کا ایمان سے گہرا تعلق ہے۔ یہ مومن کی خصوصیات میں سے ہیں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "منافق کی تین نشانیاں ہیں‘ جب بات کرے تو جھوٹ بولے،جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے"۔

صحیح بخاری

محترم قارئین اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ضرور اس بات کی کوشش کریں کہ ہمارے معاملات میں یہ دو خوبیاں واضح نظر آئیں اورپیارے نبی ﷺ کی اتباع میں ان دو خوبیوں کو سنت سمجھ کر اختیار کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔


ثمینہ مرسلین صاحبہ
شعبہ مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ



- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرت نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ


## القرآن

اور دعا کرو کہ پروردگار، مجھ کو جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال،اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میرا مددگار بنادے۔
(سورۃ بنی اسرائیل:80)

## الحدیث

آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو (بغیر تحقیق) آگے بیان کر دے۔

(مسلم - 9)

# تاریخ کے اوراق

تاریخ کے اوراق پر کچھ کردار اتنے روشن ہوتے ہیں کہ آنکھیں ان سے خیرہ ہوئی جاتی ہیں۔ وہ اوراق کھلتے ہیں تو اطراف کی فضا معطر محسوس ہوتی ہے۔۔۔

**چنیدہ لوگ**

وہ کوئی دیومالائی کہانیاں یا مافوق الفطرت قرصص بھی نہیں ہوتے۔۔ جنہیں پڑھ کر ہم بس آنکھوں میں بسالیں۔۔

بلکہ ان کی زندگی کو ہم محسوس کرتے ہیں، ان کی تکلیف ہمیں اپنی تکلیف لگتی ہے۔ گو کہ ہم ان کے پاؤں کی دھول ہوتے ہیں۔۔۔

لیکن ان کی شخصیت کے اوصاف کو محض عقیدت سے دیکھتے نہیں ہیں، بلکہ ان کے اندر اپنے آپ کو تلاشتے ہیں، دل ان سے وابستہ ہوتے ہیں، زندگی میں وہ ہمارے لئے قطب نما بن جاتے ہیں۔

-----------------

یہ وہ ہیں جو محبوبہء محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

عائشہ رضی اللہ عنہا۔

علم، تفقہ فی الدین، ادب، خطابت میں ناموری حاصل ہے۔

علم ایسا کہ بڑے بڑے اصحاب ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے ہوئے ہیں۔۔

اور عجز ایسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ زندگی کے آخری ایام میں ملنے آتے ہیں تو جھجکتے ہیں کہ مبادا وہ تعریف نہ کر دیں۔ اور جب تعریف سنتی ہیں تو زبان سے یہ الفاظ ادا ہوتے ہیں کہ کاش میں پیدا نہ ہوئی ہوتی!!

خوددار ایسی کہ واقعہ افک کے معاملے میں اللہ کی طرف سے برات کے بعد ماں نے کہا کہ شوہر کا شکریہ ادا کرلو۔ تو کہا کہ۔۔۔ میں تو صرف اپنے اللہ کا شکریہ ادا کروں گی جس نے مجھے بچایا اور مجھے عزت بخشی۔۔۔

اور شوہر کی محبت میں بے قرار ایسی کہ راتوں کو جب رسول اللہ ﷺ کو برابر میں نہ پاتیں تو شب کی تاریکیوں میں انہیں ڈھونڈنے نکل جاتیں۔۔۔

حیادار ایسی کہ حج کے موقع پہ ان سے کہا کہ حجر اسود کو بوسہ لیں تو کہا۔۔۔ مردوں کے ہجوم میں نہیں جاسکتی۔۔۔

اور مضبوط اتنی کہ غزوات میں اپنی پیٹھ پر مشکیں لادلاد کر زخمیوں کو پانی پلاتی ہیں۔

سلیقہ شعار ایسی کہ گھر کے ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں، گھر کی صفائی آٹا گوندھنے سے لے کر رسول اللہ کا خیال رکھنے تک سب کام بنوشی کرتیں۔ اور قابل اسی کہ شعر و ادب، فصاحت و بلاغت میں کمال حاصل ہے!!

-------------------------

یہ وہ ہیں جو بڑی منت مرادوں والدین کے گھر آتی ہیں۔

جن کے والدین نے بیٹے کی امید لگائی ہوئی ہے کہ اسے خدا کی راہ میں وقف کریں گے۔

لیکن اللہ تعالیٰ بیٹی عطا کر کے اس بات کو امر کرتے ہیں کہ خدا بیٹی سے بھی اپنا کام لے سکتا ہے!!۔

**مریم علیہ السلام۔۔۔**

جنہیں خدا نے چن لیا تھا۔۔۔

پر آزمائش پر آزمائش!!۔

فرشتے کو غیر مرد کی صورت دیکھ کر ڈر جاتی ہیں، اسے خدا کا خوف دلاتی ہیں اور جب بیٹے کی پیدائش کی خبر سنتے ہیں تو کانپ اٹھتی ہیں۔۔۔

بن باپ بیٹے کی پیدائش۔۔۔

کیسے کیسے خدشات نہ لاحق ہوں گے۔ کیا کیا الزامات نہ کئے ہوں گے۔ تن تنہا صحرا میں وہ مشکل وقت کیسے کاٹا ہوگا۔۔ وہ وقت جب عورت کمزور ہوتی ہے، کسی کے ساتھ کی خواہش رکھتی ہے، مدد چاہتی ہے۔۔۔

وہ وہاں اس بیاباں میں خدا کے آسرے پر وہ سارا وقت گزارتی ہیں۔۔۔

اور اللہ کریم معجزہ دکھاتے ہیں!!۔

اس سب میں ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ۔۔

خدا نے عورت ذات کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا ایک پر الزام لگا تو قرآن میں اس کی برات نازل کردی۔۔۔

دوسری پر کیچڑ اچھالا گیا تو اس نے لوگوں کا منہ بند کروا دیا۔ ایک شیر خوار کو زبان دے کر۔۔۔۔

قرآن ان ہستیوں کو اپنے کلام میں ذکر کر کے قیامت تک کے لئے روشن ابواب بنا دیتا ہے۔۔۔

عائشہ فہیم

عثمانین کیمپس ۴

# سلسلہ ہم سے پوچھیں؟

سوال:

السلام علیکم۔

میری بیٹی ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے اور ماشاءاللہ ذہین بچی ہے لیکن اس کے بعض اساتذہ کا مشاہدہ ہے کہ یہ کلاس میں لیکچر کو توجہ سے نہیں سن رہی ہوتی۔ باتوں یا دیگر کسی کام میں بھی مشغول نہیں ہوتی مگر محسوس ہوتا ہے کہ لیکچر پر بھی توجہ مرکوز نہیں رکھ پا رہی۔ ہا ں اگر کلاس میں کوئی ایکٹیوٹی ہو رہی ہو تو اس میں بھر پور حصہ لیتی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کا رزلٹ متاثر ہو رہا ہے۔

برائے مہربانی ممکنہ وجوہات پر روشنی ڈالیں۔

**جواب:**

وعلیکم السلام

سوال بھیجنے کے لیے جزاک اللہ

اس معاملے میں کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ سب سے پہلے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہر بچہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ ہر بچے کا مزاج، شخصیت، پسند، ناپسند سب دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح ان کا پڑھنے اور چیزیں یاد کرنے کا انداز بھی فرق ہوتا ہے۔ انہیں ہم انفرادی اختلافات یا individual differences کہتے ہیں۔

۸۰ کی دہائی میں ہونے والی ایک مشہور ریسرچ میں سیکھنے کے مختلف انداز یاLearning Styles کے ایک ماڈل VARK کو نمایاں کیا گیا۔ اس میں چار مختلف طریقے یا اسٹائل بتائے گئے ہیں جن کے ذریعہ سے ہر شخص اپنی صلاحیتوں سے بھر پور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چلیں ان چار learning styles کو ذرا سمجھ لیتے ہیں۔

**۱-دیکھ کے سیکھنے والے**

**Visual Learners**

ایسے بچوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ جس چیز کو دیکھ لیں، وہ انہیں بطور تصویر یاد رہ جاتی ہے یا اپنی تصوراتی قوت کا استعمال کرتے ہوئے اس کا ایک خاکہ اپنے ذہن میں بنالیتے ہیں جو انہیں وہ معلومات یاد رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ ان بچوں کو چاہیے کہ پڑھے ہوئے مضامین کے فلو چارٹ، ماڈلز یا مختلف رنگوں کے نوٹس بنائیں۔ ڈرائنگ کے ذریعہ سے بھی چیزیں یادر کھی جاسکتی ہیں۔

**۲-سن کے سیکھنے والے**

**Auditory Learners**

سن کر سیکھنے والے بچوں کی صلاحیت کا تعلق انکی سماعت سے ہوتا ہے۔ جو چیز سن لیں وہ انہیں یاد رہ جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی کی آواز بھی ایک دفعہ سن لیں تو وہ انہیں یاد رہتی ہے۔ ایسے بچے لیکچرز وغیرہ بھی باآسانی سن لیتے ہیں اور اس کے بعد بہت زیادہ کتابیں پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ بہترین نتائج کہ لیے انہیں چاہیے کہ دیے جانے والے لیکچر کو بغور سنیں، اتنی آواز میں سبق پڑھیں کہ اپنے کانوں تک آواز آئے، اس موضوع پر مختلف لیکچرز سنے جائیں، کسی نظم کی صورت میں سبق کو پڑھا جائے یا کسی دوست کے ساتھ بلند آواز میں دوہرائیں۔

**۳-پڑھنے اور لکھنے سے سیکھنے والے بچے**

**Reading and Writing Learning Style**

اس لرننگ اسٹائل کے ذریعہ سیکھنے والے بچے اگر کسی مضمون کو پڑھ لیں یا پڑھ کر لکھ لیں تو اسے بہتر انداز میں یاد رکھ پاتے ہیں۔ ایسے بچے کہانیاں سننے سے زیادہ انکو پڑھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں کیونکہ ایسا کر کے وہ اسے بہتر طریقے سے سمجھ اور یاد رکھ پاتے ہیں۔ ایسے بچوں کو چاہیے کہ اپنے مضامین کو مختلف کتابوں سے پڑھیں، لیکچر کو نوٹ کریں، یاد کر کے چیزوں کو لکھیں اور چارٹس، فلو چارٹ اور گرافس کی مدد سے سبق کو یاد کریں۔

**۴۔حرکت سے سیکھنے والے**

**Kinesthetic Learners**

دیکھا گیا ہے کہ کچھ بچے اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ کچھ یاد کرتے یا سنتے ہوئے وہ کوئی نہ کوئی جسمانی حرکت کرتے رہیں، جیسے چلتے ہوئے یاد کرنا یا سنتے ہوئے کچھ لکھنا جسے doodling کہتے ہیں۔ یہ بچے کلاس میں یا گھر میں بھی عملی مظاہرے کے ذریعہ ، experiments سے یا ماڈلز اور پروجیکٹس بنا کے کسی مضمون کو اچھے سے سیکھ سکتے ہیں۔ ایسا بھی کیا جاسکتا ہے کہ جب کچھ یاد کر رہے ہوں تو کوئی ہلکی پھلکی حرکت کرلی جائے تا کہ وہ سبق اچھے سے یاد ہو جائے۔

امید ہے کہ ان تمام پہلوؤں کو اگر مد نظر رکھا جائے تو انشاءاللہ معاملات میں بہتری کا امکان

ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان لرننگ اسٹائلز میں کوئی بچہ صرف ایک طریقے سے سیکھتا ہو، کوئی ایک سے زائد سے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک سے زائد طریقوں میں سے بھی کوئی ایک زیادہ موثر ہو۔ جیسے آپ نے اپنی بیٹی کا بتایا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ auditory learner نہ ہو اور سننے میں دلچسپ نہ رکھتی ہو جبکہ حرکت سے(kinesthetic) یا پڑھ کے اور لکھ کے(reading and writing) وہ موضوع کو بہتر انداز میں سمجھ سکتی ہو۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے درست learning style پر غور کر کے اس کا تعین کیا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ مزید کچھ چیزیں ہیں جن کا خیال رکھنا انشاء اللہ فائدہ مند ہو گا۔ مثلاً متوازن غذا لینا اور junk food سے بچنا، سونے جاگنے کے اوقات کا خاص خیال رکھنا، ایک روٹین پر عمل کرنا اور خاص طور پر موبائل فون کے غیر ضروری استعمال سے مکمل پرہیز کرنا۔ کسی قسم کا ذہنی دباؤ بھی اکثر بچوں کے دھیان نہ دینے کا سبب بنتا ہے۔ اس عمر میں عام طور پر والدین کی طرف سے بھی بچوں پر اچھے نمبرز لانے کا کافی دباؤ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام نہیں کر پاتے۔

امید ہے کہ ان تمام پہلوؤں کو اگر مدنظر رکھا جائے تو انشاء اللہ معاملات میں بہتری کا امکان ہے۔

جزاک اللہ خیر

آمنہ کامران،

ڈپٹی مینیجر مئنٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ

# "کیریئرکاؤنسلنگ"۔ کیوں؟

تعلیم اور کیریئر انسان کی زندگی میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان دونوں شعبوں کی رہنمائی خاص طور پر طلبہ کے لیے بہت ضروری ہے کیوں کہ کچے اذہان کے مالک ان نوجوانوں کو معلوم نہیں ہوتا کہ ان میں کیا صلاحیتیں ہیں اور انہیں نکھارنے کے لیے کن تدابیر اور حکمتِ عملیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر طالب علم کی تعلیم اس کی صلاحیتوں سے میل کھاتی ہوں تو وہ دنیا میں ایک کامیاب شخص کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

طلبہ کو اس سلسلے میں بچپن سے بتانا ضروری ہے کہ وہ اپنی پسند اور شوق کے مطابق شعبے کا انتخاب کریں۔ والدین اور اساتذہ کو ان کا رجحان جان کر اس طرف رہنمائی کرنا چاہیے اور اگر کوئی طالب علم کسی وجہ سے یہ دونوں سہولتیں نہیں رکھتا تو اسے اپنے طور پر کیریئر کے لیے رہنمائی کرنے والے کسی شخص کی مدد لینا چاہیے۔

کیریئر کاؤنسلنگ افراد کے کیریئر کی کامیابی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ماہرِ تعلیم یا مشیرِ تعلیم کے مشورے کے ذریعے افراد کی راہ میں حائل ان رکاوٹوں کی شناخت کی جاسکتی ہے جو انہیں کیریئر کے اہداف کو حاصل کرنے سے روک رہی ہیں۔

اسکول اور کالجوں میں ایسے ماہر استاد ہونا نہایت ضروری ہیں جو ہر طالبِ علم کی رہنمائی کریں تاکہ ان کی صلاحیتیں ضائع نہ ہوں اور وہ مستقبل میں کامیاب اور فرض شناس شہری کے طور پر معاشرے کے لیے بہترین اثاثہ بن سکیں۔ اس حوالے سے عثمان پبلک اسکول سسٹم کے شعبہ مئنٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ کے تحت اس پندرہ روزہ ای۔میگزین میں ایک مستقل سلسلہ "کیریئر کاؤنسلنگ" کا آغاز کیا جارہا ہے۔ جس میں آئندہ ہر شمارے میں کسی پروفیشن، کسی تعلیمی ادارے میں داخلے پر رہنمائی یا کسی اسکالر شپ کی مکمل معلومات آپ سے شئیر کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

ضرورت اس بات کی ہے کہ طلبہ خود پر یہ لاگو کر لیں کہ وہ اپنے رجحان کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ انہیں کس مضمون میں زیادہ دلچسپی ہے اور وہ اسے دل لگا کر پڑھنے کو ترجیح دیں۔ جس مضمون میں طلبہ کا ذہن خود بخود چلے اور انہیں لگے کہ یہ مضمون ان کا سب سے زیادہ پسندیدہ ہے اور اسی میں مارکس زیادہ آتے ہیں تو اس کو اپنی اعلیٰ تعلیم کے لیے چن لیں تاکہ اس میں بہترین تعلیم اور مہارت کے ساتھ کامیابی حاصل کر سکیں۔

یقیناً یہ صلاحیتوں اور مہارتوں کے حامل افراد ہی ملک وملت کا بہترین سرمایہ ہیں۔ جن سے یہ ملک وملت، انسانی مسائل کے حل، اصلاح معاشرہ اور بھلائی کے کاموں میں مستعدی اور سرگرمی کا تقاضا کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف عارضی بلکہ مستقل کامیابی بھی ممکن ہے۔

مزمل شاہ

کورآرڈینیٹر کیمپس ۳۴

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟
کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟
کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں !!

## ہم لارہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

# ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔
آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

# Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

## TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain
Any unforgettable memory of your school..
Any thing which you like the most about UPSS...
Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,
Any word of advice for your juniors
Your achievement , Success stories
And much more...

UPSS
Shaping the leaders of Ummah

JOIN OUR GUIDES

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write ups at
mcd@usman.edu.pk